© rasailojaraid.com

سُراغِ نقشِ کفِ پائے رفتگاں نہ مِلا

عبدالرحمٰن عاجزؔ صاحب مالیرکوٹلوی

غلط! کہ تیرا جہاں میں کہیں نشاں نہ ملا
تیرے جمال کا جلوہ کہاں کہاں نہ ملا

یہ مہر و مہ، یہ بہار و خزاں، یہ شام و سحر
تو سو حجاب میں ہو کر کہاں کہاں نہ ملا

زمانے بھر میں کہیں تیرے آستاں کے سوا
میری جبینِ عقیدت کو آستاں نہ ملا

نقیبِ دردِ زمانہ بنے ہیں، مگر کوئی
ہمارے درد کا دنیا میں رازداں نہ ملا

جہاں بھر کی جسے نعمتیں میسّر تھیں
اُسے ملے تو ہمیں وہ بھی شادماں نہ ملا

بھٹک گیا جو رہِ مستقیم سے اس کو
کہیں بھی منزلِ مقصود کا نشاں نہ ملا

کیا نہ غور ہمیں نے بساطِ عالم پر
مقامِ غور و تدبّر کہاں کہاں نہ ملا

سکوں جس نے نہ بخشا زمیں والوں کو
سکوں اُسے بھی کبھی زیرِ آسماں نہ ملا

بیانِ حق سے تو غافل نہ رہ کبھی عاجزؔ
یہ غم نہ کر کہ تیرے غم کا قدرداں نہ ملا

© rasailojaraid.com